بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۴ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات (سوالات موخر کروائے گئے)	
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۲۹ (مورخہ ۳ نومبر ۱۹۹۱ء کو پیش کی گئی تھی) پر عام بحث اور فیصلہ	۳
۵۔	تحریک التوا نمبر ۲۰ منجانب عبدالقہار خان	۲۹
۶۔	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات و جوابات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۱ء (منظور کیا گیا)	۳۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں اجلاس

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۴ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ

بروز سہ شنبہ

زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر میر عبدالمجید بزنجو

صبح دس بجکر پچیس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ
وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ○ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ
هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ○

ترجمہ: اور آپ فرما دیجئے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ بلاشبہ باطل بھاگنے ہی والا ہے اور ہم جب قرآن نازل کرتے ہیں۔ تو اہل ایمان کے لئے اس میں شفا اور رحمت ہے اور جو لوگ قرآن کا انکار کرتے ہیں۔ تو ان کو اس سے سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں پہنچتا۔

اور ہم جب انسان پر کوئی انعام اتارتے ہیں۔ تو وہ اس کو بھول جاتا ہے اور پیٹھ پھیرلیتا ہے اور جب کوئی برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہوجاتا ہے۔

آپ فرما دیجئے کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر عمل کرتا ہے۔ تمہارا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت پر ہے۔

(وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز کے منسٹر سے اگر میں سپلیمنٹری سوال کروں گا تو ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا کیونکہ سوال تو جنگلات کا ہے جنگلات کے محکمہ کے وزیر صاحب بھی نہیں ہیں۔ ویسے منسٹر جنگلات ہیں کہاں پر؟ ایک مہینہ ہوا ہم نے منسٹر کو نہیں دیکھا۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (وزیر قانون) وہ مستقل چھٹی پر ہیں اگلے سیشن میں انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔

(رخصت کی درخواستیں)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ **محمد حسن شاہ (سیکریٹری اسمبلی)** ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی درخواست ہے کہ ان کے بھائی کراچی میں زیر علاج ہیں اس لئے ان کو ۳ نومبر ۹۱ تا اختتام اجلاس رخصت دی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی** مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی صاحب نے ٹیلی فون پر اطلاع دی ہے کہ علالت کے باعث وہ آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی** ڈاکٹر کلیم اللہ خان ذاتی مصروفیت کے باعث آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا انہیں آج کے لئے رخصت دی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی نور محمد صراف وزیر کیو ڈی اے کی درخواست ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج اسمبلی میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر اسرار اللہ زہری چونکہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں لہٰذا ان کی درخواست ہے

کہ ان کی آج سے سات یوم کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی کرم خان نجک آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ للذا ان کی درخواست ہے کہ آج ان کو رخصت دی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** سردار چاکر ڈوکی صاحب کی درخواست ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی وجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے للذا انہیں آج سے تا اختتام اجلاس رخصت دی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک استحقاق نمبر ۲۱ تین نومبر کو پیش ہوئی تھی مگر اس کو بارہ تاریخ کے لئے رکھا گیا تھا اس پر آج بحث ہوگی۔ تحریک استحقاق کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مولانا حیدری صاحب اگر بولنا چاہیں تو بولیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** **(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)** جناب والا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جناب اسپیکر ۳۱۔ اکتوبر کی تاریخ کو اس ایوان میں ایک قرارداد پیش ہوئی جبکہ اس وقت میں ایوان میں موجود نہیں تھا اس قرارداد میں یہ کہا گیا تھا کہ مسلمانوں کو جو سہولتیں یہاں حاصل ہیں حج کے لئے یعنی جو عازمین حج کو حکومت پاکستان فراہم کرتی ہے اس طرح کی سہولیات سکھوں کے لئے بھی ہونی چاہئیں جو سکھ یاترا کے لئے جاتے ہیں حج کی یہ سہولیات ان کو بھی میسر ہوں۔ چنانچہ میری عدم موجودگی میں ہماری حکومت کے معزز اراکین ان میں خصوصاً جعفر خان مندوخیل حاجی محمد شاہ مردان زئی صاحب اور میر صالح محمد بھوتانی صاحب اور دیگر ہمارے مسلمان اراکین نے اظہار خیال کیا تھا کہ اس قرارداد میں حج کی صاف توہین نظر آتی ہے للذا اس کو منظور نہ کیا جائے لیکن بہرحال اس پر بحث ہوئی کہ اس کو منظور نہ کیا جائے اور اس پر بحث ہوتی رہی اور بحث کے دوران اقلیتی معزز رکن یعنی ہندو اقلیتی رکن بحث کے دوران جناب جعفر خان مندوخیل وزیر تعلیم کو یہ دعوت دی صراحتاً" کہ آپ جیسے سندر اور خوبصورت دوست اگر ہماری اس یاترا میں شامل ہوجائیں تو ہمیں بڑی

خوشی ہوگی۔ ان کے اس طرح کہنے سے معزز ایوان کا تقدس مزید پامال ہوا ہے اور مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ مجھے دوسرے دن جب پتہ چلا کہ ہمارے معزز رکن نے اس طرح جرات کی ہے کہ اس معزز ایوان کے اندر ــــــــ

جناب والا۔ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس میں نظام عدل کے لئے کوششیں کرنی تھیں۔ جدوجہد ہوئی اور مزید براں پھر انہوں نے آج مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکاتے ہوئے اور مسلمانوں کے جذبات کو مزید مجروح کرتے ہوئے پھر اس آئین سے غداری کے مترادف بیان دیئے ہیں اور بیان دے کر اور اس ایوان کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے وہ بیان دیتے ہیں جو اخبار میں موجود ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں پڑھ کر سناتا ہوں یہ بیان اس طرح ہے کہ گزشتہ عام انتخابات کے دوران ہم نے بااعتماد دوستوں یعنی جمعیت العلمائے اسلام کی ناراضگی مول لیتے ہوئے ان کی مدد کی تھی۔ یعنی جعفر خان مندوخیل کو کہا اور ان سے قرارداد کی حمایت کے لئے کہا گیا تھا کیونکہ اس اسمبلی کا فورم مذہبی تبلیغ کے لئے نہیں ہے یہ انہوں نے بیان دیا بلکہ یہ سیاسی مسائل کے حل اور بحث و مباحثہ کے لئے ہے اگر کوئی اسمبلی کے اجلاس کو مذہبی تبلیغ کے لئے استعمال کرتا ہے یہ غلط فہمی ہے اور یہ پارلیمانی اصولوں سے عدم واقفیت ہو سکتی ہے۔ تو یہ ان کا اخباری بیان ہے۔ ابھی میں آپ کی خدمت میں آپ کی اجازت سے گزارش کروں گا کہ میں آئین کا وہ آرٹیکل پڑھ کر سناؤں کہ جہاں آئین میں یہ کہا گیا ہے کہ مملکت کا اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے کام کیا جا سکتا ہے۔

○ آئین کی آرٹیکل نمبر ۲۳۰ "مجلس شوریٰ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی کے ایسے ذرائع اور وسائل سے سفارش کرنا جن سے وہ اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب دینا۔ جناب اسپیکر۔ آئین واضح طور پر کہتا ہے کہ یہ اسمبلیاں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ ان اسمبلیوں کے ذریعے سے چاہے قومی اسمبلی ہو چاہے صوبائی اسمبلی ہو یا سینٹ کا ادارہ ہو انہی کے ذریعے سے ایسے اصول اور قواعد اور ایسے ضوابط بنائے جائیں گے اور جن کے ذریعے سے مسلمانوں کو اپنے انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے اصولوں سے چلانے کے لئے ترتیب دی جائے گی اور ان کو امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا اور جناب سے گزارش کروں گا کہ وہ آئین سے غداری کا مترادف ہے اور اس طرح جناب اسپیکر صاحب میں آئین کا آرٹیکل نمبر ۶۵ اور ۱۲۷ بھی پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں کہ جب معزز ممبر حلف اٹھاتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ میں یہاں رہتے ہوئے پاکستان میں جو نظام ہے جو

قواعد اور ضوابط ہیں یا جو نظریاتی مملکت ہے اس کے حوالے سے اسلام کے تمام اصولوں کی پابندی کروں گا۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب انہوں نے اس حلف کی بھی خلاف ورزی کی ہے اگر آپ کی اجازت ہو وہ بھی پڑھ کر سناتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ میں صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت کے ساتھ پاکستان کا حامی اور وفاداری رہوں گا کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی میں اپنے فرائض اور کارہائے منصبی ایمانداری اور انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا پابند رہوں گا۔

جناب اسپیکر۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان وہ اسلامی ملک ہے۔ قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری اس کی سالمیت استحکام اور بہبودی اور خوشحالی کے لئے انجام دوں گا اور یہ کہ میں اس اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا۔ تو جناب اسپیکر مسلمان کو سکھ مت کی طرف دعوت دینا۔ انتہائی افسوس ناک امر تھا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** (پوائنٹ آف آرڈر) وہاں پر جو اس دن ارجن داس کی طرف سے ہے------

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** میر صاحب آپ کو بعد میں بولنے کا حق دیا جائے گا۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) تو جناب اسپیکر۔ اس سے مسلمان جذباتی ہوگئے یہ باتیں اخبارات میں بھی چھپیں چنانچہ میں نے اس سلسلے میں تحریک استحقاق نمبر۲۹ ایوان میں پیش کی چونکہ اس دن معزز رکن ایوان میں موجود نہیں تھا اس لئے اسپیکر نے اس کو ملتوی کرکے آج کا دن دیا۔

جناب والا۔ اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ اس مقدس ایوان میں ایک ہندو اقلیت کی جانب سے اس قسم کی دعوت دینا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے صرف مسلمانوں کے جذبات ہی مجروح نہیں ہوئے بلکہ اس مقدس ایوان کا تقدس بھی پامال ہوا اور ان کے اس کہنے سے بھی آئین سے بغاوت ہوگئی۔

جناب اسپیکر۔ ایک معزز رکن کا ایک مسلمان کو سکھ مت کی جانب دعوت دینا آئین اور حلف سے انحراف ہے اور انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا اور اب وہ ایک مسلمان کو جان کر دعوت دے رہا ہے تو یہ اسلامی نکتہ نظر سے انحراف ہے جو پاکستان کی بنیاد ہے اور جب یہ ملک حاصل کیا جارہا

تھا تو اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الااللہ۔ اور پھر یہ ملک معرض وجود میں آیا میں اسی حوالے سے گذارش کروں گا کہ انہوں نے اپنے حلف سے بھی غداری کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ ایسے حالات میں اس مقدس ایوان میں اس نے اس مقدس ایوان کا استحقاق بھی پامال کیا ہے اور اس سے تجاوز کرتا ہے تو اس کے لئے پاکستان کا آئین پاکستان کا قانون کیا کہتا ہے تو وہ آرٹیکل بھی میں پڑھ کر سناتا ہوں آئین کا آرٹیکل ۶۳۔ (د) نظریہ پاکستان یا پاکستان کا اقتدار اعلیٰ سالمیت یا سلامتی یا اخلاقیات یا امن عامہ کے قیام یا پاکستان کے عدلیہ کی جانبداری یا آزادی کے لئے مضر ہو یعنی وہ رکن کسی ایسے رائے کی تشہیر کر رہا ہو یا کسی ایسے طریقے پر عمل کر رہا ہو جو نظریہ پاکستان کے اقتدار اعلیٰ سالمیت سلامتی یا امن عامہ کے قیام پاکستان کے قیام کی جانب مضر ہو۔

تو جناب اسپیکر۔ وہ ممبر اس وقت اس اسمبلی کا ممبر نہیں رہ سکتا ہے وہ نااہل قرار دیا جاسکتا ہے جب وہ اس قسم کا اظہار کر رہا ہو۔ اس ایوان کے حوالے سے پاکستان کے آئین کے حوالے سے یہ خلاف ضابطہ ہے۔ چنانچہ معزز رکن نے اس آئین سے غداری کرتے ہوئے صاف الفاظ میں ایک مسلمان کو غیر مسلم ہونے کی دعوت دی ہے تو ظاہر ہے انہوں نے ایک ایسی حرکت کی ہے تو وہ اسمبلی کا ممبر ہونے کا اہل نہیں رہ سکتا ہے اور اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ مسلمان تنگ نظر ہے اور اپنی اقلیتوں کے ساتھ زیادتیاں کر رہا ہے جیسا کہ میں نے بارہا گذارش کی ہے پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور ہندوستان سیکولرزم کے نام پر حاصل کیا گیا جس سے کہا گیا تھا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہوگا۔ مذہبی نکتہ نگاہ سے مذہبی انداز میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوگی اب جیسا کہ آپ گذشتہ دس سالوں سے سن رہے ہیں کہ ہندوستان میں مقدس مقامات کو یعنی مسلمانوں کے مقدس مقامات کو مندروں میں تبدیل کیا گیا ہندوستان میں مساجد کو شہید کیا گیا ہے مسلمان آج وہاں پر غیر محفوظ ہیں مسلمان ہندوستان میں ہوں یا کشمیر میں وہاں غیر محفوظ ہیں اور اس طرح ہندوستان نے جو سیکولر کا دعویٰ کیا تھا اس پر عمل نہیں کیا اور ہندوستان میں مسلمان جو اس وقت بڑی اقلیت ہیں وہ وہاں غیر محفوظ ہیں اور ہندوستان نے ان کے ساتھ ایسا رویہ رکھا ہے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مولانا صاحب اپنی تحریک استحقاق کی طرف آجائیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ) جناب اسپیکر۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہاں پر اقلیتوں کے رسم و رواج

پر پابندی ہونی چاہئے تھی کیونکہ یہ تو اسلامی مملکت تھا لیکن اسلام میں یہ نہیں ہے اسلام اقلیتوں کے جان مال عزت کی حفاظت دیتا ہے تو اس حوالے سے اقلیتوں کو بشمول ہندوؤں کے ان رسم و رواج پر مکمل آزادی ہو وہ اپنی عبادت گاہوں میں آزادی سے گھومتے پھرتے ہیں حالانکہ اسلامی نکتہ نگاہ سے یہ بات ہے کہ اگر ایک اسلامی ملک میں ہندوؤں کی کوئی عبادت گاہ ہے اگر وہ کچے مکان میں تھا تو اسلام کے بعد بھی وہ کچے مکان میں رہے گا صرف اس کی مرمت اسی انداز سے کی جاسکتی ہے اور اگر وہ پکا تھا تو پکا ہی رہے گا اگر وہ ٹوٹا ہے تو اس کی اسی انداز سے مرمت کیا جائے گا اس وقت پاکستان میں ہندوؤں کے مندر موجود ہیں اس فراخدلی کے باوجود ایک معزز رکن ہمارے پاکستان میں رہ کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں اس ایوان کا تقدس پامال ہورہا ہے مسلمانوں کے جذبات کو بھی مجروح کر رہا ہے میں اس سلسلے میں آپ سے گذارش کروں گا کہ یہ بہت حساس معاملہ ہے باہر ہم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ کی اسمبلی میں کیا ہو رہا ہے آپ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں اور وہ اسلام کے پیروکار بن جائیں برعکس مسلمانوں کو ہندو مت اور سکھ مت کی دعوت دی جارہی ہے جناب اسپیکر۔ یہاں پر دعوت دینا انتہائی خطرناک بات ہوگی کہ آج مسلمان مشتعل جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ اسمبلیاں سیاسی مسائل کے لئے ہیں آئین کے لئے نہیں ہے آئین کی بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ مسلمانوں کے ملک میں آئین کے مطابق ہم لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں اور وہ برملا کہتا ہے اور وہ اس طرح سے خیال کرتا ہے کہ اس نے یہ اقدام اپنے پہلے اقدام سے بڑھ کر کیا ہے کہ اسمبلیاں آئین کے لئے نہیں یہ سیاسی مسائل کے حل کے لئے ہیں۔ ادھر میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ فوری طور پر استحقاق کمیٹی اپنا فیصلہ سنائے تاکہ جو مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور جو مسلمان مشتعل ہیں اگر کوئی اس قسم کی حرکت کرے گا یا حرکت کرنے کی کوشش کرے گا تو ہم یہاں ہندو مسلم فسادات نہیں ہونے دیں گے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک سازش ہے اس طرح ان سے ایسی باتیں اگلوا کر اس قسم کے حالات پیدا کئے جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہندو مسلم فسادات ہوں جو پچھلے دور میں ہوئے ہم لیکن ہم اس قسم کی سازش نہ ہونے دیں گے اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے ہیں کہ اس قسم کے حالات پیدا ہوں لیکن ایسی سازشوں کے بے نقاب کرنا ہم سب کا فرض ہے اس لئے اس پر فوری کارروائی کی جائے۔ شکریہ

(ڈیسک بجانے کی آوازیں)

○ **مولانا عصمت اللہ** (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے اس مسئلے پر میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

○ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی فرمائیں۔

○ مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و صلی علی رسول الکریم قرارداد کے سلسلے میں مولانا حیدری صاحب نے آئین کے حوالے سے اسلام کے حوالے سے جمہوریت اور جمہوری روایات کے حوالے سے معقول تقریر کی۔ اگر میں انہی باتوں کو دھراتا ہوں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ آپ کے توسط سے میں معزز اراکان کی توجہ اس نقطہ کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ آئین کی رو سے اقلیتوں کو جو نمائندگی دی گئی ہے اس کی بنیاد کیا ہے؟ کیا اقلیتی حضرات اسمبلی فلور کو اپنے مذہب کی دعوت کو استعمال کرنے کا موقع مل جائے؟ یا ملک میں قانون سازی کے سلسلے میں وہ قانون بنانے کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں یا اپنی برادری کے حقوق کی تحفظ وہ حقوق جو آئین کے مطابق ان کو کسی ملک میں دیئے جاتے ہیں؟ ان حقوق کی تحفظ کے لئے نمائندگی دی جاتی ہے؟ ظاہر بات ہے کہ اقلیتوں کی نمائندگی اپنی برادری کے حقوق کی حد تک محدود ہوتی ہے جس ملک میں جو قانون ہو آئین ہو ظاہر ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور پاکستان کے آئین کے مطابق اقلیتوں کو جو نمائندگی دی گئی ہے وہ اس بنیاد پر دی گئی ہے کہ وہ قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنی برادری کے جو حقوق ہیں اسلام میں بھی ہے آئین میں بھی ہے ان حقوق کو پامال نہیں ہونے دیں۔ میں معزز رکن ارجن داس بگٹی کی خدمت میں' میں نے فلور سے باہر ایک دوست کی حیثیت سے بھی نصیحت کی تھی کہ ضرورت سے زیادہ احساس برتری میں آپ کو مبتلا نہیں ہونا چاہئے آپ کی جو تقاریر اور آپ کا جو انداز ہے وہ اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا ہے افسوس کی بات ہے کہ بلوچستان کے لوگوں نے ہمیشہ پرامن رہنے کا ثبوت دیا ہے کہ فرقہ واریت سے دور رہنے کا ثبوت دیا ہے لیکن یہ دکھ کی بات ہے کہ اقلیتی حضرات کی جانب سے اشتعال انگیزی کے اشارے مل رہے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے' ہندوؤں کی جانب سے جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے یقینی بات ہے ہم تنگ نظر نہیں ہیں۔ اسلام ایک عادلانہ نظام ہے معتدل نظام اور اسلام ہر طبقہ کو مکمل چھوٹ دیتا ہے کہ جو مرضی ہے وہ کرے مکمل آزادی دیتا ہے اسلام پر بھی اسلام ملک میں رہتے ہوئے اسلام مسلمانوں پہ پابندیاں لگاتا ہے مثلاً سرمایہ داری کے بارے میں اسلام کے سرمائے بنانے کے لئے اصول وضع کئے ہیں۔ تاکہ ان اصولوں کی روشنی میں سرمایہ کمانے ساتھ ساتھ ہی کمانے کے سلسلے میں پابندیاں بھی لگا دی ہیں۔ مسلمانوں پر ناجائز طریقے سے آپ نے نہیں کمانا ہے اور سود کے معاملے سے آپ نہیں کمانا ہے چونکہ اسلام ایک معتدل اور عادلانہ نظام ہے وہ

اقلیتوں کو اپنے دائرہ کار میں رکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہماری یہ گذارش ہے اور ہم اقلیتی حضرات کی خدمت میں یہ عرض بھی کرتے ہیں کہ اسلام ایک عادلانہ نظام ہے مسلمان وسیع النظر لوگ ہیں مسلمانوں کی وسیع النظر اور اسلام کی جو آزادی ہے اس سے بھی ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے اسمبلی فلور پر جو مذہبی دعوت کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا اس فلور پر مسلمان ہونے کی حیثیت سے عالم ہونے کی حیثیت سے بھی کی کو مذہبی دعوت نہیں دی لیکن اقلیتی رکن کو جمہوری لحاظ سے بھی اسلامی لحاظ سے بھی آئین کی رو سے بھی کبھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ معزز رکن کو اقلیتی فرقے کے لئے دعوت دے لہٰذا میری یہ سفارش ہے کہ اس کے خلاف جو بھی کارروائی ہے وہ کارروائی کی جائے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے بھی کیا جائے یا کوئی دوسری طریقہ ہو وہ کیا جائے تاکہ اس بات کو قانونی دائرہ میں ہم نمٹا دیں۔ اشتعال انگیزیوں یا سازشوں کو اس سلسلے میں ہم دخل نہ دیں قانونی طریقہ سے اسمبلی کی روایات اسمبلی کے جو ضابطہ کار ہیں ان کے مطابق اس مسئلے کو نمٹایا جائے یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اگر اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے مطابق یا آئین کے تقاضوں کے مطابق اگر اس مسئلے کو نہیں نمٹایا گیا ہوسکتا ہے کہ پھر عوام یا پھر ناجائز طریقے سے اس مسئلے کو کوئی استعمال کرکے اس صوبے کے حالات کو خراب کرنے کی کوشش کرے لہٰذا میری گذارش ہے کہ اس مسئلے کو یہ انتہائی احساس مسئلہ ہے جناب اسپیکر جیسا کہ مولانا حیدری صاحب نے فرمایا کہ جہاں ہم جاتے ہیں' ہمیں یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ حضور آپ کو تو اقلیتی ممبران دعوتیں دیتے ہیں آپ اسلام کو تو چھوڑیئے آپ کو تو غیرمسلم بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ مسئلہ ہمارے لئے اسلام کے لئے اور صوبہ کے لئے احساس مسئلہ ہے اس مسئلے کو قانون و ضوابط کے مطابق نمٹایا جائے واخر الدعوانہ ان الحمد للہ (ڈیسک بجائے گئے)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔ (وزیر تعلیم)** جناب اسپیکر آپ کے توسط سے میں اس بحث میں حصہ لوں گا واقعات اس طرح سے ہیں کہ ۳۱ اکتوبر کو ہمارے اقلیتی رکن سردار سنت سنگھ نے قرارداد پیش کی تھی قرارداد کا متن یہ تھا۔ جس پر میں نے اٹھ کر اور ہمارے دوسرے ساتھیوں نے اٹھ کرکے اعتراض کیا تھا اسلام کے حوالے سے ایک مسلمان کے حوالے سے کہ سکھ یاتریوں کو بھی وہ سہولیات دی جائیں جو عازمین حج کو حج کے موقع پر دی جاتی ہیں یعنی حکومت پاکستان ان کے لئے وہ تمام بندوبست' سہولیات اور وہ کارروائی کرے جو عازمین حج کے لئے مختص ہیں یا کرتے ہیں' اس پر جو ہمارا اعتراض تھا کہ وہ صحیح اعتراض تھا اسلام کے حوالے سے اور مسلمان ہونے کے حوالے سے کہ بھی اگر اقلیتی رکن اپنے فرقے کے لئے کوئی سہولیات مانگتا ہے تو بے شک مانگ لے جس طرح کی سہولیات وہ مانگتا ہے اس سے زیادہ مانگتا ہے اس سے کم مانگتا ہے اس پر

ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اسلام میں گنجائش ہے اقلیتوں کو ہر قسم کا تحفظ دیا گیا ہے اور ہر طرح کی سہولیات دی گئی ہیں جناب ہم اس طرح کی ان کو اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ اپنی یاترا کو حج کے برابر کو دین یا وہ سہولیات خصوصاً مانگے جو حاجیوں کو یا عازمین حج کو دی جاتی ہیں اس سے تشبیہ دینے سے مقصد یہ ہے یا ہم نے اسے اس وقت مطلب نکالا یہ تھا کہ وہ یاترا کو حج کے برابر کرنا چاہتا ہے حج کے برابر ہماری عزت نفس ہمارے مسلمان ہونے کے ناطے سے اسلام کے حوالے سے اسی طرح قابل برداشت نہیں تھا جس پر احتجاج ہم نے کیا اور ہم نے اس کے خلاف اسمبلی میں آواز اٹھائی لیکن اس سے آگے بڑھ کر کے دوسرے جو brain برین اصل ہیں جو ان کو پیپر بنا کر دیتا ہے یا brain کرتا ہے اس معزز ایوان اور سب کو پتہ ہے ارجن داس بگٹی صاحب ہندو اقلیتی رکن اس سے بڑھ کر اس نے مجھے دعوت دی کہ ہم بھی آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی سکھ مت میں شامل ہو جائیں دعوت اس نے اس حوالے سے دی۔ دعوت اس نے اس پوائنٹ پر دی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ یہاں پر جعفر خان مندوخیل صاحب اور مولانا صاحب نے بھی کہا ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپ سکھ مت میں شامل ہو جائیں اسمبلی ریکارڈ کی کیسٹ میرے ساتھ آپ لوگوں کے الفاظ اس میں موجود ہیں اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر۔ میں اس حوالے پر سکھ مت کی تبلیغ کافی عرصے سے شروع کی ہے کس وقت سے انہوں نے تبلیغ شروع کی جس وقت سے ان کو اسمبلی کی سیٹ کی ضرورت تھی اس کا ثبوت ہے اس دن میں نے کہا تھا کہ آپ کے کافی ہندو سکھ مت اختیار کر گئے ہیں تو انہوں نے کہا آپ جیسے سندر اور خوبصورت نوجوان منسٹر کو ہماری طرف سے دعوت ہے میں نے ان الفاظ کے جواب میں یہ کہا تھا کہ میرے پاس ثبوت موجود ہیں اور آپ کی اجازت سے اس کو پڑھ کر سناؤں گا یہ جو ان کی تبلیغ ہے سکھ مت کی کافی وقت سے جاری ہے بلکہ پچھلے الیکشن میں یہ کافی زور پکڑ گئے تھے ۹۰-۸-۲۰ کے اخبار میں ہے کہ لڑی میں ہندو مذہب ترک کر کے سکھ مذہب اختیار کر لی اور تقریباً پچیس آدمی کے نام اور فوٹو دیئے گئے ہیں اور پھر ۹۰-۸-۱۹ کو ڈیرہ بگٹی کے مزید ۱۳ ہندو سکھ مت اختیار کر گئے ۹۰-۱۱-۳۱ کے یوزوپٹ کے ہندو۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** جعفر خان صاحب آپ تحریک استحقاق سے متعلق باتیں کریں ان باتوں کو چھوڑ دیں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** جناب میں اس کے حوالے دے رہا ہوں اور تاریخ بتا رہا ہوں کہ ان

کی تبلیغ جاری ہے یہ کوئی حادثاتی واقعہ نہیں ہے یہ ان کی منہ سے نکلی ہوئی بات نہیں ہے۔ ہندوؤں نے تبلیغ شروع کی ہے ہندوؤں کو وہ سکھ مت کی جانب راغب کر رہے ہیں اور مسلسل کرتے آرہے ہیں میں آپ کو بتا رہا تھا ۹۰-۸-۳۱ کو یارو ہٹ تحصیل سوئی ضلع ڈیرہ بگٹی کے پچیس ہندوؤں نے سکھ مت اختیار کرلی ہے۔ ان کے فوٹو دیئے گئے ہیں پھر اس طرح جنگ اخبار میں تاریخ کا پتہ نہیں لگ رہا ہے ڈیرہ بگٹی میں پچیس ہندو مذہب ترک کرکے سکھ بن گئے ہیں اس دوران شوران کے نو مرد اور پانچ عورتیں ہندو مذہب ترک کرکے سکھ مت اختیار کرگئے اور پھر اسی دوران لڑی کے علاقے کے چار ہندو دو ستمبر کو مذہب تبدیل کرکے سکھ مذہب میں شامل ہوئے ہیں تو میں نے جو بات کی ہے وہ اس حوالے سے کی ہے تو بھائی آپ کے کافی ہندوؤں نے مذہب تبدیل کرکے سکھ مت اختیار کی ہے تو اس دن معزز رکن نے ہم کو بھی یہ دعوت دی ہے کہ بھائی آپ لوگ بھی آجائیں اور اس تبلیغ یا مذہب میں شامل ہوجائیں اس کے حوالے سے اسمبلی کا ریکارڈ پر بھی موجود ہے اس سے نہ صرف ہمارا استحقاق مجروح ہوا بلکہ اس تمام ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور مسلمانوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے حوالے اور آئین کے حوالے سے ہمارے معزز ارکان نے کافی لمبی تقریریں کی ہیں اور بڑے اچھے حوالے اور مستند حوالے دیئے ہیں اسلامی ملک میں جو اسلام کے نام سے بنا ہے اس میں کبھی بھی غیرمذہب کو اجازت نہیں دی تھی کہ وہ اسلام مملکت کے اندر تبلیغ کرے اور مسلمانوں کو دعوت دے کہ اسلام چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرلیں اور اس سے بڑھ کر اس معزز رکن اسمبلی نے اسمبلی میں دعوت دی ہے اور فلور آف ہاؤس پر دعوت دی ہے اسمبلی ریکارڈ میں موجود ہے مولانا صاحب اس کی نقل بھی فراہم کردیں گے اور شاید اس کی نقل آپ کے ٹیبل پر ہوگی اس سے جو اشتعال انگیزی پھیلی ہے جو بلوچستان میں ہے وہ اس کو آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور اس معزز ایوان کو پتہ ہے جو مشتعل ہوگئے ہیں اور لوگ ہم کو طعنے دے رہے ہیں اور لوگ ہم کو مسلمان ہونے کے ناطے سے یہ بات کر رہے ہیں کہ بھائی آپ نے یہاں اسلامی مملکت میں اسلامی تبلیغ اور لوگوں کو اسلام کی جانب راغب کریں اور بلکہ لوگوں کی حیثیت ایسی ہوگئی ہے کہ آپ کو فلور ہاؤس پر سکھ مت کی دعوت دی جارہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو اتنا کمزور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یا خدا نخواستہ وہ اتنے کمزور ہوگئے ہیں یہ بات لوگوں کے دماغ میں ہے اس سے عوام میں اشتعال پیدا ہوا ہے ہمارے ملک میں اسلام نے اقلیتوں کو کافی حقوق دیئے ہیں اور ان حقوق سے آگے جاتے ہوئے ان کی یہ تبلیغ جو ہے کوئی اور شکل اختیار نہ کرے اور اگر آج ہم نے اس ہاؤس میں اس کو کنٹرول نہ کیا تو شاید پھر اس کو نہ حکومت کنٹرول کرسکے اور نہ ہاؤس کنٹرول کرسکے گا۔

جناب بابری مسجد کے واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ اس کو شہید کیا جارہا ہے وہاں ہندو اپنے جھنڈے لگا رہے ہیں اس سے لوگوں میں اشتعال پہلے پھیلا ہوا ہے اس سے آگے بڑھ کر دعوت اور تبلیغ کرنا یہ مسلمانوں کے لئے اشتعال کی بات بن رہی ہے خدا نخواستہ ایسا نہ ہو کہ یہاں بھی انڈیا کا رواج چل جائے اور یہاں فسادات ہوجائیں اور ہم یہ نہیں چاہتے اور مسلمان نہیں چاہتے کیونکہ اس سے کافی بے گناہ ہندو سکھ اور عیسائی اور دوسری بھی اقلیتی جو مذہب رکھتی ہیں ان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اس سے پاکستان اور مسلمان ممالک بدنام ہوں گے اسلام میں یا اسلام مملکت میں اقلیتوں کا کافی کوئی تحفظ نہیں ہے جیسا کہ آج انڈیا کے متعلق پوری دنیا اور یہ فلور بتا رہا ہے کہ وہاں مسلمانوں کا تحفظ نہیں ہے یا حکومت اس کو کنٹرول نہیں کرتی ہے مسلمانوں کی درس گاہوں کی حفاظت کی جائے تو اگر یہی سلسلہ خدا نخواستہ یہاں شروع ہوجائے اور مذہبی رجحانات یہاں بھی شروع ہوجائیں اور ہمارے علمائے کرام اور ہمارے ممبر صاحبان ہماری حکومت کے کنٹرول سے یہ بات باہر ہوجاتے۔ یہ بات سب کے سامنے ہے جب بھی یہاں مذہبی جدوجہد شروع ہوجاتی ہے پھر اس پر کسی کا کنٹرول نہیں رہتا ہے میں اس حوالے سے ایوان سے گذارش کروں گا کہ اس مسئلہ کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس کی کیا سزا یا تدارک ہونی چاہیئے یا پھر الیکشن کمیشن میں ریفرنس پیش کیا جائے ان دونوں میں سے اگر کوئی بھی کرلیں آئینی حوالے سے قانونی حوالے سے اور اسلامی حوالے سے ہمارے علماء نے آپ کو کافی دلائل دیئے ہیں اور آئین کے حوالے سے آپ کو تمام شقوں کو پڑھ کر سنایا ہے اس میں کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ لہٰذا میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کے پاس اس کا ریفرنس بھیجا جائے یا اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور معزز رکن کی رکنیت فوری طور پر ختم کی جائے شکریہ۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** محمد شاہ مردانزئی۔

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی** (وزیر سماجی بہبود) جناب اسپیکر۔ اس کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ مولانا حیدری صاحب اور مولوی عصمت اللہ صاحب اور جعفر مندوخیل صاحب نے بہت اچھی تجویز دی ہے کیونکہ اسلام کے حوالے سے بھی اور آئین کے حوالے سے بھی اپنی تجاویز دی ہیں۔ اس کے لئے میری بھی ایک تجویز ہے کہ اس کا الیکشن کمیشن میں ریفرنس پیش کیا جائے اور ان کو استحقاق کمیٹی میں بھی پیش کیا جائے اور ساتھ ساتھ میں اپوزیشن والوں سے یہ درخواست کروں گا کہ یہ اسلام کا مسئلہ ہے جدھر اسلام کا مسئلہ آجاتا ہے تو پارٹی کو بھول جانا چاہیئے ہم سب مسلمان اکٹھے ہوکر کوشش کریں------(مداخلت)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** میر صاحب آپ بیٹھیں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے آپ بیٹھیں بعد میں آپ کو موقع دیا جائے گا------(مداخلت)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مولانا امیر زمان صاحب آپ لوگ بیٹھیں-----(مداخلتیں)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مولانا عبدالباری صاحب بولیں۔

○ **مولانا عبدالباری** (وزیر خوراک) **اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِیْ وَ کَفَالِی اَمّا بَعد اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ** ○

جناب اسپیکر صاحب۔ اور ہمارے معزز اراکین مسلمان برادر اور اقلیتی برادر میں بھی اس تحریک استحقاق کا محرک تھا اور ہمارے ساتھیوں نے پہلے سے آئینی انداز میں بات کی تھی اس وجہ سے اس تحریک کا ایک تعلق اور ایک پہلو اسلام اور مذہب کے ساتھ ہے اس وجہ سے میری کوشش یہ ہے کہ مذہبی حوالے سے قرآن اور حدیث کے انداز سے بات ہوجائے۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ ایک مسلمان آدمی ہے اور دوسرا عربی ہے اور تیسرا ذمی ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اسلامی مملکت میں رہتے ہیں اور ذمی اسلامی اصطلاحات میں اس آدمی کو کہتے ہیں جو دارالحرب سے ہجرت کرکے دارالاسلام میں رہائش اختیار کر لے یا باشندہ بن جائے جس آیت کی تلاوت میں نے کی آیت کا مقصد اس حدیث کا مقصد یہ ہے۔ قرآن اور حدیث میں ذمی کے لئے یعنی وہی کافر وہی مشرک وہی اقلیتی جو اسلامی مملکت میں رہتے ہیں قرآن اور حدیث میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی ذمیوں کے لئے حدود مقرر کی ہے پہلا حد اور پہلا ذمہ داری یہ ہے جو قرآن کریم میں پڑھا ہے۔ (عربی)

ترجمہ : اقلیتی بردار اسلامی مملکت میں رہتے ہیں تو ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ اسلامی مملکت میں جو نظام اور معاملات ہے جس طرح وہ نظام اور معاملات مسلمانوں میں رائج ہیں وہی نظام اور معاملات یہ ذمی اور کافر پر رائج ہیں اور میں نے اس حوالے سے قرآن کی مختلف آیتیں جمع کی ہیں ایک کتاب ہے ہمارے مذہب کا جس کا نام **الهدایه** ہے۔ اس کا جلد ثانی ۲۹۰ پر مشتمل ہے۔ ذمی پر یہ لازم ہے کہ وہ اسلامی مملکت کو جزیہ دے۔ سب سے پہلے یہ جزیہ جو ہے یہ قتل کا بدلہ ہے اسلام نے مسلمانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ جو ذمی جو کافر آپ کے ملک میں رہتے ہیں اور آپ ان کو قتل کریں اگر وہ ذمی قتل سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو اس کے بدلے میں اسلامی حکومت کو جزیہ دے دیں۔ اسلامی مملکت کو انہیں جزیہ دینا ہوگا اور دوسری کتاب ہے "روح المعانی" جو چالیس جلدوں پر مشتمل ہے قرآن کریم کی تفسیر ہے اس میں لکھا ہے۔ (عربی)

ترجمہ : کہ ذمی سے خوامخواہ جزیہ لے لیں جس کو انگریزی میں ٹیکس کہتے ہیں اور اگر انہوں نے جزیہ نہیں دیا تو پھر یہ مسلمان پر فرض ہے کہ اس کے خلاف جہاد کرے اس طریقے سے قرآن کریم کا ایک بڑا تفسیر ہے جو قاضی ثناء اللہ کا تصنیف ہے جلد چہارم صفحہ ۱۷۹ میں لکھا ہے اس میں بھی یہ لکھا ہے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آیات قرآنی روایت مبارکہ اقوال فقہاء نے ہمیں یہ درس دیا ہے کہ ذمی اور اقلیتوں کے جو حقوق ہیں بنیادی حق یہ ہے جس طرح عام مسلمانوں کو انسانی ضروریات ہم مہیا کرتے ہیں وہی انسان ضروریات ہم ذمی کو بھی مہیا کرتے ہیں لیکن ذمی کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی مملکت کو جزیہ ادا کرے۔ لہٰذا میں ایک مسلمان کی حیثیت سے ایک اسلامی فلاسفر کی حیثیت سے مرکزی حکومت سے یہ سفارش کروں گا کہ وہ اقلیتی برادروں سے جس کا شرعی حکم ذمی ہے اس سے جزیہ لے لے لہٰذا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی ذمی مسلمانوں کی دینی جانی مذہبی خلاف ورزی کرتا ہو جس سے مسلمانوں کو دل مجروح اور متاثر ہوتا ہے تو اس ذمی کو پاداش جرم میں جیل سزا یا مشقت یا تعزیر کے سلسلے میں قتل رکھا ہے اور ہم نے مختلف کتابوں کے حوالہ جات جمع کئے ہیں ایک کتاب ہے فقہ کی کتاب جس کا نام المغنی اس میں لکھا ہے کہ ایک زمانہ میں ایک اقلیتی برادر جنہوں نے دارالاسلام میں باشندگی اختیار کی تھی اور عبدالرحمان بن غنم سے یہ معاہدہ کیا (عربی)

ترجمہ : یعنی ہم اپنی عبادت گاہیں جدید انداز میں اسلامی مملکت میں نہیں بناسکتے اور دوسری بات یہ کہ (عربی) ترجمہ : کہ ہم شراب کا کاروبار نہیں کرسکتے۔

(عربی) ترجمہ : اور کسی مسلمان کو اپنی دین کی طرف ترغیب دعوت نہیں دے سکتے۔ (عربی)

ترجمہ : اور کوئی مسلمان ان کے مذہب میں شامل نہ ہوجائے لہٰذا اسلام اور مذہب نے قرآن اور حدیث میں جو ہمیں سبق دیا ہے وہ یہ ہے کہ اقلیتوں کے لئے بھی کچھ اقلیتی حدود ہیں اگر وہ اقلیتی حدود سے باہر چلے جائیں تو اس کے بارے میں اسلام نے بہت سخت انداز سے نوٹس دیا ہے لیکن ہم جمعیت العلمائے اسلام اور ہماری حکومت یہ نہیں چاہتی ہے کہ یہاں بلوچستان میں فرقہ واریت پیدا ہوجائے۔ ہندوستان جیسے حالات یہاں پیدا ہوجائیں اسی وجہ سے ہم صرف اسلام اور قرآن اور حدیث کے حوالے سے یہ معاملہ حل کرنا چاہتے ہیں بلکہ پاکستان کے آئین کے تحت بھی ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس معاملہ کو ریفرنس چیف الیکشن کمشنر کو بھیج دیں اور معزز رکن جناب ارجن داس بگٹی صاحب یہاں اسمبلی کے فلور پر بلوچستان کے تمام مسلمانوں سے معذرت کریں اور یہ بات تحریک استحقاق کمیٹی کو بھیج دی جائے اور میں جناب اسپیکر صاحب سے بھی یہ پوچھتا ہوں کہ پہلے دن

بھی اس پر بات ہوئی تھی کہ آپ لوگوں نے یہ ریفرنس بھیجا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں بھیجا ہے تو یہ معمولی بات نہیں ایک اہم بات ہے لہٰذا بھیجا جائے اور جمہوری وطن پارٹی کے سامنے بہت مودبانہ انداز میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے ساتھی کو سمجھائیں تاکہ وہ اس انداز سے پھر اس معاملے میں نہ آئے آپ لوگوں نے پہلے سے بھی ہمارے مسلمان اور ہماری اکثریتی برادری کی توہین کی ہے جو وقت آپ لوگوں نے سردار سنت سنگھ کو وزارت اعلیٰ کے لئے کھڑا کیا تھا یہ بھی ہماری توہین ہے یہ بھی ریفرنس میں بھیج دیں اور استحقاق کمیٹی کے حوالے کریں اور دوسری بات جو میں نے کہی تھی مرکزی حکومت کو ہم یہ سفارش کرتے ہیں کہ وہ ان جزیہ کی اور جو ہمارے اقلیتی رکن جو اپنے اقلیتی حد سے نکل چکے ہیں ہمارے ساتھی نے جیسے آئین کے اندر سے بات کی میں اس کی تائید کروں گا کہ آپ ان کا معزز رکن ارجن داس بگٹی کا سرے سے رکنیت ختم کرکے اور انہیں نااہل قرار دیا جائے لہٰذا ہم اس بات کو صرف فرقہ وارانہ اندازہ میں نہیں پیش کرتے ہیں بلکہ ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ یہ بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے اور پاکستان کو اسلام کے نام پر بنایا ہے ہمارے سب ساتھیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلام کے بنیادی حقائق اور اسلام کے بنیادی احکام قرآن اور حدیث کے حوالے سے پہلے سمجھیں اور پھر کوشش کریں کہ ان کو سمجھائیں اور ہم یہ کوشش کریں گے کہ جتنی بھی اقلیتی برادری ہے وہ مسلمان ہوجائے اللہ جل شانہ ہو فرماتے ہیں (عربی) ترجمہ : انسان کی فطرت میں اللہ جل شانہ دین اسلام رکھ دیا ہے۔ لہٰذا دین اسلام انسان کا فطری دین ہے لہٰذا میں اپنے اقلیتی برادر سے یہ گذارش کروں گا کہ آپ کے لئے بھی بہتر ہے دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لئے بھی بہتر ہے کہ آپ بھی اسلام میں شامل ہوجائیں کیونکہ دین اسلام میں ہدایت ہے۔ رسول بھی ایک ہے خدا بھی ایک ہے جب سب ایک ہو کتاب بھی ایک ہے اور آپ کی جو برادری ہے وہ بھی اسلام کے ساتھ شامل ہوکر مضبوط ہوجائے میرے خیال میں دین اسلام میں راحت ہے دین اسلام میں آپ سکون سے زندگی گذار سکتے ہیں لہٰذا میں جناب اسپیکر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں اسلام کے حوالے سے کچھ بات کرنے کا موقع دے دیا ہے اور میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ اس بارے میں بالکل سستی نہ کریں اور یہ ریفرنس بھیج دیں اور یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے حوالے کردیں اور معزز رکن ابھی ابھی معذرت چاہے تاکہ پھر فرقہ واریت کا مسئلہ پیدا نہ ہوجائے۔

وما علینا الاالبلاغ

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** میر جان محمد جمالی۔

○ **میر جان محمد جمالی (وزیر ملازمتہاء و نظم و نسق عمومی)** جناب اسپیکر صاحب۔ میں بھی

اس تحریک استحقاق کا ایک محرک تھا پہلی اکتوبر کو میرے دو دوستوں معزز اراکین نے مفصل اور صحیح باتیں کی ہیں میں ان کو نہیں دھراؤں گا مولانا حیدری صاحب نے جو تجاویز دی ہیں ان کی حمایت کرتے ہوئے آپ سے گذارش کروں گا کہ فوری فیصلہ فرمائیں اور یہ ایکسٹریکٹ۔ اقتباسات۔ اس کارروائی میں ہاؤس کی پراپرٹی بنانے کے لئے پیش کرتا ہوں اور ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کارروائی کو نمٹائے۔ شکریہ۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مولانا امیر زمان۔

○ **مولانا امیر زمان۔** (وزیر زراعت)۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر۔

ہمارے دوستوں اور ساتھیوں نے اس بارے میں تفصیل سے بات کی ہے تو میں ان باتوں کو دھرانا نہیں چاہتا ہوں صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں معزز رکن کی ایک بات یہ ہے کہ انہوں نے یہاں اسمبلی فلور پر معزز رکن مسلمان کو یہ دعوت دی ہے کہ آپ آجائیں ہمارے ساتھ ہمارے مذہب میں شامل ہوجائیں تو کیا یہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہے اور یا اسلامی جمہوری اصولوں کے مطابق ہے کہ وہ مسلمان کو دعوت دے سکتا ہے؟ اور یا اس کو کوئی اس کا حق حاصل ہے کہ وہ مسلمان کو اپنے مذہب میں آنے کی دعوت دے؟ کہ آپ آجائیں ہمارے ساتھ ہمارے مذہب میں شامل ہوجائیں لہٰذا اگر آئین کے مطابق اسلامی اصولوں کے مطابق معزز رکن کو یہ حق حاصل نہیں ہے تو کسی بنیاد پر انہوں نے یہ دعوت دی ہے؟ لہٰذا میں گذارش کرتا ہوں کہ اس معزز رکن کے خلاف جو قانونی کارروائی ہے وہ کی جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ معزز رکن نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا ہے اس اخبار کی کاپی میرے پاس موجود ہے کہ اسمبلی فلور کسی اسلامی نقاط یا اسلامی دعوت کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایک سیاسی پلیٹ فارم ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی میں اس فلور پر آج دوسرا یا تیسرا دن ہے کہ ہمیں نظریاتی اسلامی کونسل کی سفارشات اس فلور دی گئی ہیں اگر یہاں پر اسلامی سفارشات کرنا اور یا اسلام کی دعوت دینا آئین کی مخالف ہے تو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات یہاں پر ہمیں کیوں دی گئی ہیں تو شاید اور مناسب یہی تھا کہ ہمیں روڈ یا دکان پر یہ سفارشات دی جاتیں۔ یہاں پر تو پھر ضرورت نہیں تھی اگر اسمبلی فلور کوئی سیاسی پلیٹ فارم ہے تو ہماری قومی اسمبلی میں اسی دوران یا اس حکومت کے زمانے میں کیوں وہاں پر شریعت بل پیش کیا گیا تو شریعت بل مناسب یہ تھا کہ وہ وہاں کوئی جرگہ بناکر پیش کرتے۔ یا کسی روڈ پر پیش کرنا تھا تو اسمبلی فلور اس مقصد کے لئے نہیں ہے کہ یہاں پر ہم اسلامی دعوت دے سکتے ہیں اور ہم اسلامی قانون بنا سکتے ہیں اور وہ ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ اس ملک کو ہم نے لا الہ الا اللہ کے مقصد کے لئے

بنایا ہے اور ہندوستان سے ہم آزادی اس بنیاد پر لی ہے کہ ہم لا الہ الا اللہ کا قانون یہاں پر نافذ کر کے رہیں گے لیکن یہ قوم کی بدبختی ہے اور یہ مسلمانوں کی بدبختی ہے کہ ہندوستان سے تو ہمیں آزادی ملی لیکن ہم ہندوستان کی اس غلامی سے نکل گئے دوسری غلامی میں ہم پھنس گئے لہٰذا گذارش یہ ہے اگر ہم ہندوستان سے اس بنیاد پر آزاد ہوئے ہیں اور ہندوستانی مسلمانوں کا یہی حشر ہے لیکن ہم نے یہاں ہندو برادر اقلیت کو تحفظ دیا ہے لیکن تحفظ کے باوجود ہمارے نظریات ہمارے اصولوں کے ساتھ وہ مذاق کرتے ہیں لہٰذا یہ یقیناً مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج کی بات ہے شاید آپ کو یاد ہے گورنمنٹ بنانے کے وقت انہوں نے سنت سنگھ صاحب کو دعوت دی کہ آپ آکر صوبہ بلوچستان کے مسلمانوں کے ایک سربراہ ہیڈ بن جائے اور مسلمانوں کے جو جذبات ہیں اس کا حوصلہ شکنی کریں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے حلف جمہوریہ پاکستان کے اصولوں کے مطابق لیا ہے جو اس حلف میں الفاظ موجود ہیں وہ اس وقت اس کے خلاف اسلامی اصولوں کے وہ پرچار مذاق کرتے ہیں اور اس کے خلاف اپنے نظریات کا پرچار کرتے ہیں اور اگر وہ اپنے نظریات کا پرچار کرتے ہیں تو ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ آپ کے مسلمانوں کے ایوان میں بیٹھ کر مسلمانوں کے ساتھ کوئی فیصلہ کریں اگر انہوں نے اس لئے حلف لیا ہے کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ مل کر کے اسلامی نظریات کے لئے کوشش کریں گے تو یقیناً وہ بیٹھ سکتا ہے لہٰذا میری گذارش ہے کہ جو قرارداد اقلیتی امیدوار نے پیش کی ہے اور یا انہوں نے کچھ ساتھیوں کو دعوت دی ہے یہ سراسر اسلام کی خلاف ورزی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہے لہٰذا ہم گذارش کرتے ہیں کہ ریفرنس فوری طور پر الیکشن کمیشن کو بھیج دیں اور معزز رکن کی رکنیت کو معطل کیا جائے اور دوسری گذارش ہے کہ جو ایک ساتھی نے کہا تھا کہ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اس معزز رکن نے کس کو دعوت دی ہے تو ہم ان کے خلاف خود ہی کارروائی کرسکتے ہیں لہٰذا میں اسمبلی فلور پر آپ کی اجازت سے وہ پڑھ سکتا ہوں۔ جو انہوں نے خود کہے ہیں اور اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہیں اگر آپ کی اجازت ہے تو ہم پڑھ لیں گے۔

○ **میر جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ جناب اسپیکر سنا ہے کہ کافی ہندو سکھ کے پیروکار بنے ہیں پچھلے الیکشن میں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا فرمایا مندوخیل صاحب آپ نے۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** جناب دیکھئے میں نے سنا ہے آپ لوگ کافی سکھ پیروکار بن گئے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب انتظار رہے کچھ دوستوں کا کہ آپ جیسے دوستوں کے انتظار میں۔

لہٰذا یہ ایک کے لئے دعوت نہیں ہے بلکہ تمام صوبہ بلوچستان کے تمام مسلمانوں کو انہوں نے دعوت دی ہے۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ میرے خیال میں یہ آپ کو ڈیرہ بگٹی میں ملیں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب ہماری کوشش یہ ہے کہ آج جیسے خوبصورت سندر دوست ہمارے ساتھ مل جائیں یہ بڑی اچھی خوشی کی بات ہے۔ خدا کی قسم۔ لہٰذا انہوں نے خدا سے قسم اٹھا کرکے یہ الفاظ کہتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ مذاق کون کرے گا لہٰذا ان کے ساتھ جو ساتھی ہیں وہ یقیناً ہمارے معزز ارکان ہیں اور مسلمان ہیں اس سے ہم یہ گذارش کرتے ہیں کہ آپ اپنے ساتھی اقلیت کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کو ہدایت کریں لہٰذا اگر وہ اپنے دائرے سے نکل گئے تو مسلمانوں کو جذبات آپ حضرت کو بخوبی معلوم ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ ہر دور میں مسلمانوں کے اپنے مذہب کے خلاف جو بات آتی ہے مسلمانوں نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے یہ تاریخ گواہ ہے۔ اس پر اور تیسری بات جو میر صاحب نے کہی تھی کہ ہماری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ اسلام کے خلاف جو بات آئی ہے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آج وہ دن ہے کہ مسلمانوں اور اسلام کا مذاق اس مقدس ایوان میں لوگ اڑا رہے ہیں وہ کیوں خاموش ہیں اور اپنے ساتھی سے کیوں جواب طلبی نہیں کرتے ہیں کہ آپ نے کسی بنیاد پر یہ مذاق کی ہے اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کسی بنیاد پر انہوں نے سنت سنگھ کو ووٹ دے کر اس ایوان اور اس صوبے کا انہوں نے وزیراعلیٰ بنانے کے لئے کہا تھا لہٰذا حقیقت بات یہ ہے کہ اسلام کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ مذاق کرنے والوں کو چاہئے جو بھی ہو ہم کسی صورت میں اس کی اجازت نہیں دیں گے اور دوسری بات یہ کہ ہم فرقہ وارانہ فسادات نہیں چاہتے ہیں جو بھی یہاں بھی فرقہ وارانہ فساد چاہتے ہیں وہ مسلمانوں اور اس ملک کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے ہیں لہٰذا یہ ایک سازش ہے اور ایک سازش کے تحت یہ بیانات اور یہ باتیں کی جاتی ہیں لہٰذا میری گذارش ہے کہ اس معزز رکن کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے اور اس کو اس طرح مسئلہ نہ بنائیں کہ یہ کوئی اسکیم کا مسئلہ ہے یا کوئی سوال جواب کا مسئلہ ہے یا کوئی دوسرا مسئلہ ہے بلکہ یہ ایک مذہب کا مسئلہ ہے لہٰذا مذہب کے متعلق میں تمام معزز اراکین سے سفارش کرتا ہوں چاہے وہ حکمران پارٹی سے ہے یا حزب اختلاف پارٹی سے ہو کہ ہمارے ساتھ مل کر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔۔۔۔(شکریہ)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر**۔ مولانا نیاز محمد دوتانی

○ **مولانا نیاز محمد دوتانی** (وزیر آبپاشی و برقیات)۔ **اعوذباللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم** ○ (عربی) جناب اسپیکر۔ اور معزز اراکین میرے ساتھیوں نے تفصیل سے اس قرارداد کے متعلق گفتگو فرمائی میرا خیال ہے میں بھی اس پر کچھ بولوں اس لئے میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں بلوچستان اسمبلی کے اراکین کو قوم نے منتخب کیا ہے ان کے مسائل حل کرنے کے لئے یہ قوم کے بڑے اور قوم کے خیرو شر کے مالک ہیں جو پوری تندھی سے قوم کے مسائل حل کرکے ان کو فائدہ پہنچائیں اور ان کو آباد کریں ان کو آگاہ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان اراکین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے قوم کی طرف سے اسلام کی جانب سے جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے وہ ان ذمہ داریوں کو نبھائیں۔

ان کا خیال کریں صرف دنیاوی کام کاج کے لئے انہوں نے اراکین کو منتخب نہیں کیا ہے بلکہ اسلام کی حفاظت کے لئے بھی منتخب کیا ہے یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اس ذمہ داری کو محسوس کریں کہ اگر اسلام پر حرف آئے یا اسلام کی اشاعت میں رکاوٹ ہو یا اسلام کی حفاظت میں کوئی نقص آجائے تو ہم اس کا باقاعدہ تدارک کریں گے۔ یہ نہ صرف ہماری ذمہ داری ہے بلکہ اس سارے ایوان کے بھائیوں کی ذمہ داری ہے یہ قرارداد جس تاریخ کو پیش ہوئی تھی میں خود اس دن ایوان میں موجود نہیں تھا اس کے بعد اخبارات میں چرچا ہوا۔ اس ضمن میں مسلمانوں کو جو صدمہ پہنچا ہے دکھ پہنچا ہے مسلمانوں نے ہماری اسمبلی کے اراکین پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے وہ ہم سب پر عیاں ہے اور سب یہ محسوس کرتے ہیں اور میں بھی عرض کرتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی یہ ذمہ داری ہے دین اسلام کی اشاعت کی ذمہ داری ہم سب پر ہے اگر اسلام پر کوئی حرف آجائے تو ہم اس کی حفاظت کریں میری یہ گزارش یہ ہے جیسے ہمارے ساتھیوں نے تجویز دی کہ اسلام کی حفاظت بھی اس قرارداد میں آتی ہے اس سے مسلمانوں کو دکھ پہنچا ہے اس کا تدارک کیا جائے اور ان تجاویز کو باقاعدہ عملی جامہ پہنایا جائے تاکہ آئندہ کوئی بھی ایسی حرکت نہ کرے۔

واخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر**۔ نواب محمد اسلم رئیسانی۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی** (وزیر خزانہ)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ اس معزز ایوان میں جس مسئلہ پر اس وقت بحث ہورہی ہے میں بھی اپنے دوستوں کی تائید کرتا ہوں کہ کیونکہ میں سمجھتا ہوں خواہ ہم کسی

جماعت سے تعلق رکھتے ہوں ہمارے نظریات چاہے سوشلسٹ ہوں یا سیکولر نظریات ہوں یعنی چاہے کوئی بھی ہمارے نظریات میں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے ہم مسلمان ہیں اور ہم قطعاً" یہ بات برداشت نہیں کریں گے کہ کوئی بھی اقلیت چاہے کوئی نادان ہو اور کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو وہ مذہب اسلام کے بارے میں کوئی ہلکی بات کرے۔ یا غلط بات کرے میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ الیکشن کمیشن میں ریفرنس دائر کریں۔ تاکہ وہ بھی الیکشن کمیشن کے سامنے جائیں اور ہم بھی الیکشن کمیشن کے سامنے جائیں اور ہم اپنا Cas Plead کیس پلیڈ کریں جو اس مقدس ایوان کے سامنے ریکارڈ میں موجود ہے مسلمان رکن کو سکھ مت میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے میں سمجھتا ہوں یہ بات قابل مذمت ہے ان کو اس بات کی جرات نہیں ہونی چاہئے تھی کہ وہ مسلمان رکن اسمبلی کو ایسے کہے اور کسی مسلمان کو دعوت دے جس طریقہ سے آج ان کا بیان اخبار میں چھپا ہے کہ انہوں نے اسلام کو ایک عظیم مذہب تسلیم کیا ہے جب ان کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام ایک عظیم مذہب کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ اسے تسلیم کرتے ہیں تو پھر وہ خود کیوں مسلمان نہیں ہوجاتے؟ لٰہذا میں اس معزز ایوان میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ مسلمان بن جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مسٹر ارجن داس بگٹی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں بھی اس تحریک استحقاق کے حوالے سے بات کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق مجھ سے منسوب ہے یا میرے دوست کو لیگ جناب سنت سنگھ سے منسوب ہے جناب اسپیکر صاحب میں سب سے پہلے گذارش کروں گا کہ جناب اسپیکر پاکستان جیسے اسلامی ملک میں رہتے ہوئے اسلام جیسے پاکیزہ دین سے ہٹ کر کسی اور دین مذہب کی طرف سوچ نہیں سکتا۔ جناب اسپیکر اسلام ایک لازوال دین ہے جناب اسپیکر میں آپ کے آنر ایبل ممبران کے توسط سے یہ کہوں گا کہ میرا حال ہی نہیں میرے ماضی کی پارلیمانی خدمات اسلام کے بارے میں میرے جذبات اور خدمات سب پر عیاں ہیں میں تقریباً سات سال سے اس ہاؤس کا اللہ کی مہربانی سے ممبر بنتا چلا آرہا ہوں۔ میں نے تو کئی موقعوں پر اپنے جذبات اور احساسات اسلام کے تقدس کے لئے پیش کئے جناب اسپیکر میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ میں اپنے جذبات اور احساسات کو ہر وقت اپنے مسلمان بھائیوں کے قریب رکھوں جس میں میری اپنی بقاء اور سلامتی پوشیدہ ہے جناب اسپیکر بابری مسجد کی بے حرمتی کی بات ہو یا مسلمانوں کی کوئی دل آزاری کی بات ہو میرے لئے بھی اتنا ہوں افسوسناک اور باعث افسوس مسئلہ ٹھہرا ہے جناب آپ سب کے لئے ہے جناب اسپیکر میں یہ ۳۱ اکتوبر کی اسمبلی کی کارروائی

کے بارے میں عرض کرتا چلوں جس میں ہمارے ایک ساتھ اقلیتی رکن نے حکومت سے سکھ یاتریوں کے لئے مراعات دینے کا مطالبہ کیا تھا اس قرارداد کا نہ صرف میں نے بلکہ ہماری پارٹی کے دیگر ممبران نے اس کی حمایت کی ہے اور یقیناً ایک مذہبی آزادی کا ایک عملی ثبوت دیا۔ اس دوران جناب آنرایبل جعفر خان مندوخیل صاحب نے بات کی جس کے جواب میں یقیناً یہ ضرور بات کہی تھی کہ جناب آپ ہماری حمایت کریں مل جائیں ہماری پارلیمانی گروپ کے ایک ممبر کی قرارداد کی حمایت کریں۔ جناب اسپیکر۔ جعفر خان مندوخیل میری نظر میں واجب الاحترام ہیں اس اسمبلی کا ریکارڈ آپ کے ساتھ محفوظ ہے ہم آئیں گے اور چلے آئیں گے مگر اسمبلی کا ریکارڈ ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رہے گا جناب اسپیکر میں حلفیہ کہتا ہوں کہ اس مقدس ہاؤس کے توسط سے حلفیہ کہتا ہوں کہ میں نے کوئی اس قسم کی بات اس ارادے سے ہرگز نہیں کی ہے میں کسی کو کوئی دعوت دے رہا ہوں۔ جناب اسپیکر۔ قرارداد کی بات چل رہی تھی یقیناً وہ ہماری پارٹی کے ایک ممبر کی تھی میں نے اس کی حمایت کی بات کی ڈاکٹر مالک صاحب نے بات کہی تھی کہ ارجن داس صاحب ان کو آپ بولنے کا موقع دیں جناب اسپیکر میں نے کہا وہ بول چکے ہیں میں ان کی قرارداد کی حمایت اور قرارداد کے حوالے سے یہ بات ضرور کروں گا کہ ہمیں ملک پاکستا نمیں ایک اقلیتی نوازی ہمیشہ ملتی آتی ہے اور انہوں نے جو بات کی تھی وہ الفاظ جو آپ تمام ممبران صاحبان نے حذف کرا دیئے تھے۔ حذف کرانے کے بعد ایک پاکستان ایک اسلامی مملکت ہونے کے ناطے پاکستان کے آئین میں ہی دعویٰ اور فخر سے کہتا ہوں کہ اس وقت ساری دنیا میں واحد ملک پاکستان ہے جہاں پر اقلیتی آزاد ہیں جہاں پر اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے جہاں پر اقلیتوں کو معاشی اور سماجی آزادی حاصل ہے میں نے صرف اور صرف حمایت کے حوالے سے بات کی تھی کہ جناب مندوخیل صاحب آپ بھی ہماری قرارداد کی حمایت کریں اور ہمارے ساتھ مل جائیں۔ میں حلفیہ کہتا ہوں اس مقدس ایوان کے توسط سے میں نے اس ارادے میں کوئی بات نہیں کی ہے اور اگر اس ارادے سے خدا نخواستہ میں بات کرتا تو پاگل پن کا ثبوت دیتا جناب اسپیکر میری اپنی سالمیت اس بات میں ہے میری بقاء اپنی اس بات سے ہے اور سات سال کی تاریخ اس ہاؤس کا ریکارڈ اس بات ثبوت ہے کہ میں آج بھی جعفر خان مندوخیل اور تمام ممبران کو جس عقیدت اور مسلمان بھائیوں کو عقیدت اور احترام سے دیکھتا ہوں اور دیکھتا رہوں گا۔ جناب اسپیکر مجھ پر یہ الزام لگایا کہ میں نے سکھ مت کی دعوت دی ہے جناب اسپیکر نہ میں سکھ ہوں نہ میں بدھ ہوں میں اس بات کو سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں ہندو مت کی پرچار کروں یا ہندو مت کے لئے پرچار کے لئے میں کسی کو دعوت دوں جناب اسپیکر صاحب گو کہ جعفر خان مندوخیل صاحب کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ہیں اور سب کے ساتھ رہے ہیں اور

ایک سال کا عرصہ گذرا ہے۔ جناب عالی:۔ اس وقت میری عمر ۴۲ سال ہے اور میری ۴۲ سالہ عمر اور ریکارڈ آپ کے سامنے ہے جناب اسپیکر۔ ہم ایک سال سے اس اسمبلی فلور پر ایک ساتھ رہے ہیں اگر انہوں نے پہلے کبھی مجھ سے اس قسم کی بات محسوس کی ہو تو میں سزاوار ہوں پھر میں سزا کا حقدار ہوں۔ جناب اسپیکر۔ میں گذارش کروں گا کہ کل جو میں نے پریس کانفرنس کی تھی جناب حضرت امیر زمان صاحب نے کہا کہ اسمبلی کا فورم اسلامی تبلیغ کے لئے نہیں ہے میں محترم امیر زمان صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ میں نے مذہبی تبلیغ کے سلسلے میں ضروریات کی ہے کیونکہ یہ آج مجھ پر الزام لگایا جارہا ہے کہ میں نے مذہبی کی بات کی ہے میں نے تو اپنی تبلیغ کی بات کی ہے میں نے تو اپنی تمام مسلمان بھائیوں کے لئے جن کی امان میں ہم رہ رہے ہیں جن کی اس وقت پناہ میں ہم رہ رہے ہیں۔ کسی آئین کے تقاضے کو میں نے وائیٹ Vitate نہیں کیا ہے۔ میں نے یہ بات ضرور کی ہے کیونکہ میں ڈیرہ بگٹی اپنی دیوالی کے تہوار کے لئے گیا ہوا تھا میں نے اس کے لئے باقاعدہ درخواست بھی دی تھی یہ الزام جو لگائے گئے ہیں ۳۱ تاریخ کی کارروائی میں میرے کسی دوست نے یہ بات نہیں کی کہ جناب ارجن داس صاحب آپ نے یہ غلط بات کی ہے یا کسی اور نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہو ورنہ میں اسی دن ہی اس بات کی صفائی کر دیتا جناب اسپیکر۔ ہم صدیوں سے اس صوبے میں بھائی چارگی کی فضا میں رہتے آرہے ہیں اور ۱۹۴۷ء میں بھی ہم نے اس ملک کو اپنا ملک سمجھا ہم نے کہا کہ ہمیں کہیں مائیگریٹ کرنے کی ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم یہ کبھی ذہن میں نہیں لائے کیونکہ ہم یہاں سکھ اور آرام سے رہ رہے ہیں کیونکہ ہمیں یہاں پر کاروباری آزادی ہے ہمیں یہاں معاشی آزادی ہے جانی اور مالی آزادی ہے ہمیں یہاں پر ہر قسم کی آزادیاں ملتی آئی ہیں جناب اسپیکر صاحب ہم نے اس ملک کی مٹی سے جنم لیا ہے اور جناب اسپیکر صاحب۔ اس ملک کے مٹی کے ذرے ذرے کا مجھے احترام ہے جناب والا۔ اس دن میں اسمبلی کے اس مقدس ایوان میں موجود نہیں تھا یہ میری بدقسمتی تھی کہ میں چھٹی لے کر چلا گیا تھا جناب مجھ پر یہاں انڈیا کے ایجنٹ ہونے کا الزام بھی لگائے گئے تھے۔ جناب اسپیکر میں تو یہ گذارش کروں گا کہ میرا خون کا آخری قطرہ بھی اس ملک کے لئے ہے جناب اسپیکر میرے بعد یہاں اخبارات میں بیان آئے مگر میں یہاں نہیں تھا کیونکہ وہاں پر رسل و رسائل کی کمی ہے جناب مجھ پر اپنے ہی بھائیوں کی طرف سے الزامات لگائے گئے ہیں جن کی میں دل سے قدر کرتا ہوں جناب میں تو گذارش کروں گا کہ میں تو ایک ہوں مجھ جیسے لاکھ اور پیدا ہوجائیں اسلام کے تقدس کو مجروح نہیں کرسکتے ہیں۔

○ **مولانا غفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر۔ جیسا کہ میں نے پہلے

گذارش کی ہے کہ معزز رکن کو اسلام کے نام لینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا اس حوالے سے اس نے ہمیشہ اسلام کا نام لے کر اس کی توہین کی ہے آئندہ وہ اسلام کا نام اپنے منہ پر نہ لائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مولانا صاحب آپ نے اسلام سے متعلق بات کرلی ہے اب آپ ان کو بولنے کا موقعہ دیں۔

○ **میر محمد عاصم کرد** جناب کیا اسلام صرف ان کا ہے کیا وہ صرف مسلمان ہیں کیا وہ صرف اسلام کے ٹھیکہ دار ہیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب عاصم صاحب کو کیا ہوگیا ہے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** آپ آپس میں باتیں نہ کریں آپ بیٹھ جائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ کسی شخص کا مذہبی تشخص اس کا اٹوٹ ہوا کرتا ہے مجھے پتہ ہے میں نے پہلے گذارش کی ہے کہ ہر لحاظ سے احترام ہے اور ہر لحاظ سے مجھے عزت ہے یقیناً اس قسم کی باتوں سے وہ طرہ امتیاز جس میں امتیازی بات ہم اقلیتوں کو جو بھائی چارگی اور رواداری ملتی آئی ہے یقیناً اس قسم کی باتوں سے دکھ ہوا ہے اس کو نقصان پہنچانے کی بات ضرور ہے جناب اسپیکر میں اس بات اور جرم کا سزاوار ہوا ہوں کہ میں نے جمہوری وطن پارٹی کے منشور کے مطابق بلوچستان کے عوام کی بات کی ہے وہ اگر کسی معزز دوست کو پسند نہ آئی ہو تو وہ علیحدہ بات ہے اور مولانا عبدالغفور حیدری صاحب آپ مجھے بات کرنے کا موقع بھی نہیں دے رہے ہیں میں اتنی گذارش بھی کروں گا کہ میں حلفیہ بات کروں گا اس نیت سے اس ارادے سے بات نہیں کی کہ میں نے کسی کو دعوت دی ہو یا دینا مقصود ہو۔

○ **مولانا امیر زمان** (وزیر زراعت)۔ جناب معزز رکن کا کہنا ہے کہ میں نے اس قسم کی بات نہیں کی ہے تو اسمبلی کی کارروائی میں یہ موجود ہے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** آپ نے بات کرلی ہے آپ تشریف رکھیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر اسی دن ہی جب میں نے تقریر کی تھی وہ آپ ملاحظہ فرمائیں تمام ممبران اسمبلی گواہ ہیں کہ میں نے آنرایبل منسٹر جناب جعفر خان مندوخیل کے لئے ایک راسخ العقیدہ ہونے

کے ناطے میں نے تمام تر عزتیں ان کو پیش کی تھیں میرا اس قسم کا ارادہ نہ تھا میں نے اس قسم کی بات کی ہی نہیں۔ میں نے صرف یہ بات کی کہ آپ ہمارے ساتھ مل جائیں اور ہمارا ساتھ دیں۔ جناب اسپیکر۔ میں اپنے جذبات کے ساتھ ساتھ کیونکہ میں اسلامی حکومت کا باشندہ ہوں مجھے اپنی تمام ہندو برادری کے جذبات کے ساتھ ساتھ مجھے مسلمانوں کے جذبات کا احترام رہا ہے اور رہے گا جناب اسپیکر۔ مولانا عصمت اللہ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ میں نے ان کو بلاکر نصیحت کی ہے ان کی نصیحت کی میں قدر کرتا ہوں مجھے عوام کے حقوق کے متعلق بولنے کی یہ morally موروثی اچھی سزا ملی ہے میں نے عوام کے حقوق کی بات کی ہے شاید اس میں میری بہتری ہو۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** جناب ارجن داس صاحب آپ اس تحریک استحقاق سے متعلق بات کریں مسئلہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یا آپ معافی مانگیں گے یا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ آپ اس موضوع پر بولیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ اس وقت تمام تر الزامات مجھ پر ہیں میں ان کا جواب دے رہا ہوں اور جواب دینے کا تو میں حقدار ہوں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔ (وزیر تعلیم)۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن موضوع سے ہٹ کر باتیں کر رہے ہیں اور یہ ان کی عادت رہی ہے کہ ہمیشہ ہٹ کر باتیں کرتے ہیں اور اس دن بھی انہوں نے موضوع سے ہٹ کر باتیں کیں جو آج سارے مسلمانوں کے لئے باعث تکلیف اور باعث عذاب بنی ہوئی ہیں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ موضوع کی طرف آجائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب میں یہ گذارش کر رہا ہوں اور یہی بات کی ہے کہ اگر کسی کے لطیف جذبات کو دکھ پہنچا ہے یا غلط فہمی ہوئی ہے ہمارے بلوچستان کے عوام کو یا ہمارے مسلمان بھائیوں دوستوں کو تو یقیناً اس دکھ میں، میں بھی برابر کا شریک ہوں اس دکھ کا مجھے پورا پورا افسوس ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنے جذبات سے زیادہ اپنے تمام دوستوں اور مسلمان بھائیوں کے جذبات عزیز ہیں۔

جناب اسپیکر صاحب میں اسی موضوع سے ہٹ کر بات نہیں کر رہا ہوں۔ جناب اسپیکر۔ جناب غفور حیدری صاحب کی بات تھی کہ "اقلیتوں کو بھی اسلامی مملکت میں پورا پورا سیاسی، آئینی اور مذہبی آزادی حاصل ہیں۔ انہیں بھی پوری پوری طرح سے ہمارا ساتھ دینا چاہیئے کہ وہ اس کو ایک فلاحی اور اسلامی مملکت بنائیں" تو

میں یہ گذارش کروں گا کہ جناب میری وہ تمام تر خدمات میری وہ تمام وفاداریاں پیش ہیں۔ جس سے خدا کرے کہ ہمارا یہ ملک اور ہمارا یہ صوبہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ شکریہ۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** جناب اسپیکر۔ چونکہ معزز رکن نے پھر وہی باتیں دہرائیں جبکہ انہوں نے ۲۱/ اکتوبر کو دہرایا تھا کہ میں نے جعفر خان مندوخیل کو یہ کہا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں۔ اب ہمارے معزز ارکان اور وکلاء بھی تشریف فرما ہیں وہ جانتے ہیں کہ موضوع کیا ہے موضوع یہ ہی تھا کہ سکھ یاترا کو جانے کے لئے سہولتیں فراہم کرنا۔ چونکہ موضوع بحث یہ ہی تھا تو اس حوالے سے انہی جملوں سے ان کے براہ راست یہ دعوت خود انہوں نے اب بھی یہ اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کو دعوت دی ہے کہ آپ اس میں شامل ہوجائیں۔ جناب اسپیکر شامل ہونے کا مقصد یہ ہی----

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر---------(مداخلت)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** جی مولانا صاحب۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** جناب اسپیکر مجھے بولنے دیں۔ چونکہ انہوں نے ایسے شبہات پھر پیدا کئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جی دل سے میں نے یہ بات نہیں کہی۔ یعنی میرے دل میں------

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مولانا صاحب انہوں نے ایسے بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ "میں نے اپنی قرارداد کی حمایت کے بارے میں میں نے ضرور بات کی ہے۔ میں نے ایسے بات نہیں کی ہے۔" ---------(مداخلت) ہم آپ لوگوں سے رائے لیں گے آپ بیٹھیں صرف ایک بولے۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** جناب اسپیکر۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ "دل سے میں نے یہ بات نہیں کی۔" ظاہر ہے فیصلہ تو ظاہری بات کا ہوتا ہے۔ اب دل کی بات خدا ہی جانتا ہے کہ دل میں کیا تھا لیکن ظاہرا" اس نے خود بھی تسلیم کرلیا ہے اس ایوان میں' تیسری بات انہوں نے فرمایا کہ "جی میں بلوچستان کی اور بلوچستان کے حقوق کے لئے اور لوگوں کی حقوق کے لئے آواز بلند کرتا ہوں۔" لیکن ہمیں آئین کو دیکھنا چاہئے کہ آئین میں اقلیتی ممبران کو کس حد تک اجازت دی ہے۔ آئین کا تقاضہ یہ

ہے کہ اقلیتی ممبراس لئے لے جاتے ہیں کہ وہ اپنی اقلیتی برادری کے حقوق کے لئے ان کے رسم و رواج کے لئے یا جو آئین کے تحت ان کو جو حقوق میسر ہیں- وہ پامال ہو رہے ہیں- ان کے تحفظ کے لئے جناب اسپیکر وہ اپنی خدمات سرانجام دیں- لیکن یہ ان کو حق نہیں دیا جاسکتا ہے وہ آئین کے اندر اپنی سرگرمیاں کریں اور اس طرح کے حرکتیں کریں جس سے بلوچستان کے عوام اور ملک کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوں-

○ **سردار محمد طاہر خان لونی-** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- جناب اسپیکر میں آپ کی اجازت سے اگر آپ ہمیں اجازت دیں گے؟ جناب جو یہاں پر حیدری صاحب نے کچھ الفاظ کہے اس پر میں کچھ کہوں گا- حیدری صاحب ہمارے دوست ہیں' ہمارے بزرگ ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ برا نہیں منائیں گے' ابھی ابھی حیدری صاحب نے مجھ پر وہاں سے ایک نعرہ لگایا کہ آپ سکھ کے کیا لگتے ہو؟ شائد ہماری پارٹی ان کی نظر میں سکھ نظر آرہے ہیں-----(مداخلت)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر-** مولانا صاحب آپ ان کو بولنے کا موقع دیں پھر آپ انہیں جواب دیں----(مداخلت) مولانا حیدری صاحب' آپ ذرا کنجوسی نہ کریں ان کو موقع دیں- مولانا صاحب' آپ کو موقع دیں گے جذباتی نہ ہوں-

○ **سردار محمد ظاہر خان لونی-** انہوں نے کہا' ایک معزز آدمی نے یہ کہا کہ جاکر اسلام پر یہ دھبہ لگا دو- وہ معزز آدمی آپ سب کو معلوم ہوگیا ہے کہ وہ کون تھا؟ وہ ہمارا نواب بگٹی جو ہماری پارٹی کے سربراہ ہیں- اس کی طرف ان کا اشارہ تھا- مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب جب میں اٹھا تو انہوں نے مجھے اتنا موقع نہ دیا کہ میں کسی بات پر بول رہا ہوں' ایک دم مجھ سے کہا کہ آپ سکھ کے کیا لگتے ہو؟ سکھ کو میں نے ووٹ دیا- میں اپنے ووٹ کا حقدار ہوں- اگر میں اسے اس میز پر پھینک دوں تو کوئی مجھے منع نہیں کرسکتا ہے- ووٹ دینے سے ہماری پارٹی سکھ نہیں بنتی- ہم مسلمان ہیں' ہمارا قرآن ایک ہے' ہمارا ایمان' ہمارا رسول ایک ہے اور ہمارا خدا ایک ہے- پچھلے دنوں جب ہم یہاں سے واک آؤٹ کرگئے- تو مولوی صاحب نے ہمیں گالیاں دیں-

اس فلور پر آپ سب معززین کے سامنے ہم ان کی گالیاں سن رہے ہیں ان کا خاص مقصد یہ ہے کہ جمہوری وطن پارٹی کو بدنام کرنا اور اس سے اختلاف کرنا لہٰذا ہم اس بات پر واک آؤٹ کرتے ہیں- (جمہوری وطن پارٹی

کے اراکین نے واک آؤٹ کیا) (مداخلت)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر-** مولانا صاحب' انکے بھاگنے سے اس مسئلے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا- مولانا صاحب آپ میں سے ایک بولے-----(مداخلت)

جب ڈپٹی اسپیکر کے حکم سے کارروائی سے حذف کئے گئے-

○ **مسٹر محمد سرور خان کاکڑ-** (وزیر مواصلات و تعمیرات)- (پوائنٹ آف آرڈر)- جناب اسپیکر عرض یہ ہے کہ جو اس تحریک استحقاق پر بحث ہوئی ہے- میں آپ کی اجازت سے ایک ترمیم پیش کرتا ہوں کہ دفعہ ۸۴ کے تحت اس تحریک استحقاق کو اس کے مقتضیات سے بری قرار دیا جائے اور ابھی اس ایوان میں اس پر ووٹ لے کر فارغ کر دیں بجائے اس کے کہ اسٹینڈنگ کمیٹی یا Privilage Commttee پرولیج کمیٹی کو بھیجنے کی بجائے اس فلور آف دی ہاؤس کے مقتضیات سے بری الذمہ قرار دے کر اس ہاؤس میں رائے لیں اور اس ریفرنس کو الیکشن کمیشن کو بھیج دیں- (ڈیسک بجائے گئے)-

○ **مولانا امیر زمان-** (وزیر زراعت)- جناب اسپیکر- ہم گذارش کرتے ہیں کہ آپ اس کا ریفرنس الیکشن کمیشن کو بھیج دیں کہ انہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور ارجن داس نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور ان کا ہمیشہ یہ کام رہا ہے کہ ہم ان کو بھاگنے نہیں دیں گے- جناب اسپیکر ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ الیکشن کمیشن میں ریفرنس بھیج دیں-

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی-** (وزیر قانون و پارلیمانی امور)- جناب اسپیکر- اس تحریک پر دونوں جانب سے مفصل بحث ہوئی ہے اور جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اراکین نے مختلف حوالوں سے روشنی ڈالی اور آئین ۔ دفعہ ۔ کا بھی ذکر ہوا اور یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی کہ اس دن اس ایوان کی گفتگو میں جہاں مسلمانوں کی دل شکنی ہوئی ہے وہاں آئین سے بھی انحراف ہوا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے ساتھیوں مولانا باری اور مولانا عصمت اللہ صاحب نے قرآن کا حوالہ دیا ہے اور معزز رکن کے خلاف ثابت کیا کہ معزز رکن نے جو گفتگو کی ہے اور اس کا مستند ریکارڈ جمالی صاحب نے پیش کیا وہ قرآن اور سنت کے منافی ہے ساتھ ساتھ معزز رکن ارجن داس بگٹی کو موقع دیا کہ وضاحت پیش کریں تو انہوں نے اس بات سے انحراف کیا- تو معزز رکن نے کہا کہ انہوں نے دعوت نہیں دی ہے انحراف سے ایک صورت تو یہ تھی کہ وہ فلور آف دی

ہاؤس پر معافی مانگتے یا معذرت کرتے۔ لیکن ان کے انحراف سے اب یہ معاملہ ثابت ہوا کہ قاعدے اور قانون کے لحاظ سے ہم پر لازم ہے کہ ہم ثابت کریں جو ہمارے قاعدے کے خلاف ہے آئین کے خلاف ہے قرآن اور سنت کے خلاف ہے اور یہ معاملہ پچھلے چند روز سے ۳۱ اکتوبر کے اخبارات میں آیا اور عوام تک پہنچا ہے اور نہایت حساس معاملہ ہے میری گذارش ہے کہ ایوان کہ یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی تحریک استحقاق کا فیصلہ ایوان میں کرے یا اس کو چھان بین کے لئے کمیٹی کے سپرد کردے۔ رول ۶۰ یہ ہے کہ

ARTICLE NO. 60: If the Speaker holds the motion to be in order, the Assembly may consider and decide a question of privilege or may on a motion either by the Member who raised the question or by any other Member refer it for report to the Committee on Rules of Procedure and privileges.

تو یہ حق گو ایوان کو حاصل ہے کہ کثرت رائے سے اس کا فیصلہ ہوجائے اور اگر یہ ضروری سمجھے کہ اس معاملے کی چھان بین ضروری ہے واقعی یہ ثابت کیا جاسکے استحقاق مجروح ہوا ہے اس پر کیا کارروائی ہونی چاہئے اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ کیونکہ یہ معاملہ آئینی بھی ہے مولانا غفور حیدری نے آئین کی دفعات کا بھی ذکر کیا ہے کہ یہ آئین کی دفعات کے منافی ہے اور معاملہ اخبارات میں جاچکا ہے اور بجا طور پر معزز اراکین نے کہا ہے کہ ہم قطعاً" یہ نہیں چاہیں گے کہ یہ اشتعال انگیزی ہو اور مذہبی فسادات ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کو قوانین کے تحت بڑی سنجیدگی سے اس ایوان کے اندر ہی طے کیا جائے اور ایسی باتیں نہ کریں کہ معاملات روڈوں پر پہنچیں اور اگر یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ معزز رکن نے واقعی باتیں کی تو آئیں میں موجود ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرگیا ہے بلکہ تعزیرات پاکستان میں یہ سزائیں موجود ہیں یہ سب کچھ ہمارے قوانین میں موجود ہے میں سمجھتا ہوں کہ بڑی مفصل بحث ہوچکی ہے اور اس ایوان کو چاہئے کہ اگر وہ سمجھتی ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کرے اور دیکھے کہ واقعی استحقاق مجروح ہوا ہے تو کیا سزا تجویز کرتے ہیں)۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر۔ اس تحریک پر کافی بحث ہوئی ہے اور حزب اقتدار اور حزب اختلاف کو موقعہ ملا ہے انہوں نے اس پر کافی تفصیل سے بحث کی ہے جس دن یہ واقعہ ہوا ہم موجود تھے اور کافی بحث ہوگئی اور ہرواقعہ ہم اسمبلی کے فلور پر لے آتے ہیں اور پھر ایک کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں اور پھر کمیٹی سال مہینے لگا کر بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ہے ہم اس حق میں ہیں کہ آج ہی اس پر اسمبلی میں فیصلہ ہوجائے ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔

○ **مولانا امیر زمان۔** جناب اسپیکر۔ ہم بھی اس حق میں ہیں کہ اس کا فیصلہ آج ہوجائے۔ اگر کمیٹی کے حوالے کریں تو اس میں ماہ دس دن یا زیادہ لگ جائیں گے بلکہ ایک دن نہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کی دل

ازاری کی ہو- بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے اس کو ووٹ مسلمانوں نے دیا ہے انہوں نے آکر ووٹ سکھ کو دے دیا تھا- تو انہوں نے سارے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے تو میری گذارش کہ اس کا فیصلہ ابھی ابھی کیا جائے-

○ **ملک محمد سرور خان کاکڑ-** (وزیر مواصلات و تعمیرات)- جناب اسپیکر ہاؤس میں آپ یہ سوال پیش کریں کہ اس تحریک کو دفعہ ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور آج رائے لی جائے اور اس ہاؤس میں اس فلور پر اس کا فیصلہ کیا جائے- اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے-

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی-** (وزیر سماجی بہبود)- جناب اسپیکر- آج اس وقت اس کا فیصلہ سنایا جائے تو بہتر ہوگا کیونکہ کمیٹی میں بہت وقت لگے گا لہٰذا اس کا آج ہی فیصلہ کیا جائے یہ ہم سب کی رائے ہے-

○ **ملک محمد سرور خان کاکڑ-** (وزیر مواصلات و تعمیرات)- جناب والا- آپ اس تحریک اور ریفرنس کے بارے میں رائے لیں تاکہ اس کا فیصلہ جلد ہو جائے-

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر-** تحریک استحقاق نمبر ۱۶- اسمبلی کی رائے کے مطابق اس معاملے کو الیکشن کمیشن کے پاس ریفرنس کی صورت میں پیش کیا جائے گا اور رکن کی رکنیت ختم کرنے کے لئے ریفرنس الیکشن کمیشن کو پیش کیا جائے گا-

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر-** مسٹر عبدالقہار خان صاحب کا ایک تحریک استحقاق ہے- وہ اپنی تحریک پیش کریں-

○ **مسٹر عبدالقہار خان-** جناب اسپیکر- آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:-

آٹھ نومبر بروز جمعہ کو صوبائی وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ مولانا عصمت اللہ نے چمن میں ہزاروں عوام کے سامنے جلسہ عام میں کہا تھا کہ پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کے ممبران ڈویلپمنٹ کے پیسے کھا کر اپنے مکان اور گاڑی خرید رہے ہیں اس طرح کی بے ہودہ باتوں سے ہمارا استحقاق مجروع ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے-

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر-** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:-

آٹھ نومبر بروز جمعہ کو صوبائی وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ مولانا عصمت اللہ نے چمن میں ہزاروں عوام کے سامنے جلسہ عام میں کہا تھا کہ پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کے ممبران ڈویلپمنٹ کے پیسے کھا کر اپنے مکان اور گاڑی خرید رہے ہیں اس طرح کی بے ہودہ باتوں سے ہمارا استحقاق مجروع ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** اس پر اگر مزید بولنا چاہتے ہوں۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر صاحب ایک صوبائی اسمبلی کے ممبر اور ایک ذمہ دار شخص جو وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ہیں صوبائی اسمبلی کے ہر ممبر کے ڈویلپمنٹ کے سارے پیسے ان کی دستخط سے نکلتے ہیں یا وہ خود کنٹرول کرتے ہیں وہ خود جاکر عوام کے سامنے یہ کہتے ہیں اور اسمبلی کے ممبر کا نام لیکر کے یہ کہتے ہیں کہ وہ ڈویلپمنٹ کے پیسے کھاتے ہیں اور انہوں نے گاڑی خریدی ہے اور انہوں نے کوٹھی بنائی ہے ہم آپ کے توسط سے ایک ذمہ دار شخص اور وزیر سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کے پاس کیا ثبوت ہے کہ انہوں نے اسمبلی کے ممبر کو لوگوں کے سامنے عوام کے سامنے انہوں نے جلسہ عام میں کہا ہے کہ انہوں نے ڈویلپمنٹ کے پیسے کھا کر اور اپنے لئے گاڑی خریدی ہے اور یہ قاعدہ نمبر ۵۶ کے مطابق ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک اسمبلی کے ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک دن اس کے بحث کے لئے رکھنی چاہیے۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔ جناب اسپیکر صاحب میری آپ سے بھی گذارش ہے آپ کے توسط سے معزز رکن سے بھی کہ ایک تو اس تحریک استحقاق سے بے ہودہ کا لفظ حذف کیا جائے اور میں آپ کے توسط سے درخواست کروں گا معزز رکن کو کہ یہ چیمبر میں نمٹا دیں تو ان کی مہربانی ہوگی۔ مولانا صاحب کو بھی بلالیں اور معزز رکن کو بھی اور ادھر ہی نمٹا دیں۔

○ **مولانا عصمت اللہ۔** (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ معزز رکن نے جو تحریک پیش کی یہ درست ہے کہ میں چمن گیا تھا۔ جلسے سے میں نے خطاب کیا تھا معزز رکن نے سنی سنائی باتوں پر بازار کے لوگوں کی باتوں پر اعتماد کرکے خود اپنے آپ کو------(مداخلت)

○ **عبدالقہار خان۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مسٹر عبدالقہار صاحب آپ بیٹھیے۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا وہ وضاحت

کر رہے ہیں اس کے بعد آپ کریں-----(مداخلت)

○ **مولوی عصمت اللہ۔ (وزیر منصوبہ بندی)۔** میں نے جلسے میں قطعاً یہ بات نہیں کہی ہے کہ فلاں رکن نے خرد برد کیا ہے قطعاً میں نے کہاں کہ بدعنوانی کی ہے یا کرپشن کیا ہے میں اپنی جماعت کے حوالے سے اپنی جماعت کا مزاج اور اپنے اکابر کے جو نظریات و افکار ہیں میں وہ بات کر رہا تھا میں نے شیرانی صاحب کا حوال دیا کہ حقوق وہ لوگ لاسکتے جو کہ دوسروں کے مکان میں رہتے ہوں میں نے یہ بھی کہا تھا کہ نواز صاحب نے شیرانی صاحب سے کچھ کہا تو شیرانی صاحب نے کہا کہ حضور اس کا ایک رشتہ دار ہے اس کا نام سوئے نے کہ حضور میں تو سوئے کے مکان میں رہتا ہوں آپ اور سوئی صاحب آپس میں بیٹھ جاتے ہیں۔ میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے میں نے کہا کہ حقوق کی بات حقوق کی لڑائی وہ لوگ کرسکتے ہیں جو کہ سوئے کے مکان میں دو مرتبہ رکن اسمبلی بن کر سوئی کے مکان میں رہتا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اب ہماری روایت یہ ہے کہ ہمارے افکار یہ ہیں کہ ہم بنگلوں کے لئے نہیں سوچتے ہم گاڑیوں کے لئے نہیں سوچتے میں نے کہا تھا کہ دو مرتبہ ممبر بنا ہوں دو مرتبہ وزیر بنا ہوں میرا گھر دیکھئے۔ آپ لوگ چلے جائیں اور بعض دوست ایسے ہیں اس تسلسل میں کہ وہ کرپٹ ہیں اس تسلسل میں کہ مادیات کی طرف ہماری جذبات رجحانات نہیں میں نے کہاں بعض دوست جبکہ اپنی گاڑی نہ ہو تو وزیر لاء سے گاڑی حاصل کرکے سوار ہوجاتے ہیں گویا کہ ایم پی اے کی حیثیت مجروح ہوجاتی ہے جبکہ گاڑی میں سوار نہ ہو میں نے کہا تھا کہ گھر بنانا کوئی بری بات تو نہیں ہے بنگلہ بنانا کوئی بری بات تو نہیں ہے میں نے قطعاً یہ نہیں کہا ہے میں نے یہ کہا ہے کہ بعض دوستوں کا یہ رجحان ہوتا ہے کہ ایم پی اے ہو تو کیوں اچھا گھر نہ ہو۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مولانا صاحب اس میں صرف یہ ہے کہ آپ نے یہ باتیں ان کے خلاف کی ہے یا نہیں کی ہے یہاں تک محدود رکھئے تاکہ نماز کا بھی ٹائم آرہا ہے۔

○ **مولانا عصمت اللہ۔ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔** جناب میں نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ بعض دوست جب ایم پی اے بن جاتے ہیں تو اپنے گھر معیار کے مطابق بنانے میں لگ جاتے ہیں اتنا ہی کہا تھا نہ کرپشن کی بات کی ہے نہ خرد برد کی بات کی ہے نہ اس قسم کی بات کی ہماری عادت ہے البتہ ایک نظریاتی تسلسل میں میں نے بات کی تھی کہ میری گذارش یہ ہے------(مداخلت)

○ مسٹر عبدالقہار خان۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں معزز رکن سے آپ کے توسط سے ہم نے استحقاق کی ہے انہوں نے By Name ہمارا نام لے کر کہ اس نے گاڑی خریدی ہے اور اس نے کھوئی بنائی ہے اور یہ ایم پی اے شپ کے بعد ڈیولپمنٹ کے پیسے کھا کر کے اس کے ثبوت میں کیسٹ ملا اس ایوان میں بھی پیش کرسکتا ہوں اگر انہوں نے نام تک نہیں لئے ہمارا نام لیا۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ مولانا عصمت اللہ۔ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں نے وضاحت کرلی میں نے کرپشن کی بات نہیں کی ہے میں نے خرد برد کی بات نہیں ہے کی میں نے انسانوں کے مزاج کے بارے میں ضرور بات کی ہے اور میں نے یہ کوشش کی ہے جلسے میں کہ ہمارے جو لوگ ہوتے ہیں وہ بنگلے اور کاروں کو نعمت نہیں سمجھتے یہ بات میں نے کہی ہے یہ قطعاً ثابت نہیں کرسکتا کہ خرد برد کے حوالے سے یا بدعنوانی کے حوالے سے میں نے قطعاً نہیں کی ہے کوئی ثبوت ہے تو وہ پیش کریں۔

○ مسٹر عبدالقہار خان۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں اس استحقاق کے بارے میں یہ کہوں گا کہ یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ جہاں پر میں یہ ثبوت پیش کروں گا کہ یہ واقعی استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں اور میں ایوان پر ممبر سے یہی گذارش کروں گا کہ وہ اس کی حمایت کریں کہ وہ کمیٹی کے حوالے کریں۔ ثبوت میں کمیٹی میں پیش کرتا ہوں۔

○ مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون)۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وضاحت تو پھر کمیٹی میں ہوسکتی ہے کیونکہ مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرا یہ مقصد نہیں تھا اور معزز ممبر یہ کہتے ہیں کہ وہ ثبوت پیش کرسکتے ہیں اور ثبوت کے بعد ہی یہ بات سامنے آسکتی ہے کہ کوئی مولانا صاحب نے ایسی بات کی ہو جس سے As a member ان کی نمائندگی میں فرق پڑتا ہو اپنے حلقے کے نمائندگی کے کاموں میں فرق پڑتا ہو ان کے اخلاق یا ان کے کردار پر کوئی حرف آتا ہو تو میری گذارش یہ ہوگی کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے وہاں پر یہ معاملہ طے ہوسکتا ہے۔

○ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آیا اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے؟ (تحریک منظور کی گئی)

○ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی گئی۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر ملاز متہائے نظم و نسق عمومی مسودہ قانون نمبر ۵ کے متعلق تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر ملاز متہائے نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات وہ مواجبات اور استحقاقات)۔ کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء مسودہ قانون نمبر ۵ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء مسودہ قانون نمبر ۵ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** اب وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر ملاز متہائے نظم و نسق عمومی** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مصدرہ ۱۹۹۱ء مسودہ قانون نمبر ۵ کو منظور کیا جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہرات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو منظور کیا جائے۔(تحریک منظور کی گئی)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مسودہ قانون نمبر ۵ منظور ہوا۔

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر ایک بجکر پانچ منٹ

پر مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ (بروز پنج شنبہ)

کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)